

جوانی کیسے گزاریں؟

بیان: 2

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ مطابق 26 ستمبر 1991ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو ہلال محمد الیاس عطار قادری رحمہ اللہ نے دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب (واقع گلستان اذکار ذی باب المدینہ کراچی) میں ”جوانی کی عبادت کے فضائل“ کے عنوان سے بیان فرمایا، جس کی مدد سے یہ رسالہ نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جوانی کیسے گزاریں؟

﴿شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْجُر و ثواب کی دولت پانے کے ساتھ ساتھ جوانی کی عبادت اور اس کی قدروائزیت جاننے کا موقع ملے گا۔﴾

دُرود شریف کی تفصیلت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عاقبتِ نشان ہے: ”اے لوگو! بے شک تم میں سے بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حسابِ کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا ہوگا۔“ (جَنَعُ الْجَوَامِع، ۱۲۹/۹، حدیث: ۲۷۶۸۶ مختصراً)

حُشْر کی تیر گئی سیای میں نُور ہے، شمعِ پُر نیا ہے دُرود

چھوڑیو مت دُرود کو کافی راہِ جنت کا رہنما ہے دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

جوانی کی تلاش

حکایتِ بیان کی جاتی ہے کہ ایک بوڑھا شخص کہیں سے گزر رہا تھا، بڑھاپے کی وجہ سے اُس کی کمر اس قدر جھکی ہوئی تھی کہ چلتے ہوئے یوں لگتا تھا یہ بوڑھا شخص زمین سے کچھ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک ﷺ پڑھا تو اس پر اس کی ستمیں بھٹکتی ہیں۔ (مسلم)

تلاش کر رہا ہے۔ ایک نوجوان کو مخری سو جھی اور کہنے لگا: بڑے میاں! کیا تلاش کر رہے ہو؟ بات اگرچہ غصہ دلانے والی تھی مگر اُس بوڑھے نے صبر برداشت اور سمجھ داری کا کمال مظاہرہ کیا اور طنز کے اس زہریلے کانٹے کے جواب میں فکر انگیز مدنی پھول پیش کرتے ہوئے فرمایا: ”بیٹا! میں اپنی جوانی تلاش کر رہا ہوں۔“ تیکھے جملے کا یہ خلاف توقع حیران کن جواب سُن کر وہ نوجوان چونکا اور کہنے لگا: باباجی! آپ کی بات سمجھ نہیں آئی، کیا جوانی بھی کبھی ڈھونڈی جاسکتی ہے؟ اور کیا یہ ایک دفعہ گم ہو کر پھر کبھی کسی کو ملی ہے؟ فرمایا: بیٹا! یہی تو افسوس ہے کہ جب جوانی کی نعمت میرے پاس تھی اُس وقت اس کی پاسداری نہ کر سکا اور آج جب میں اس سے ہاتھ دھو بیٹھا تب اس کی اَہَمِّیَّت (اَہَمِّیَّت) کا احساس ہوا۔ کاش! مجھے جوانی کا زمانہ ایک بار پھر مل جاتا تو ماضی میں ہونے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرتا اور خوب دل لگا کر اللہ عز و جل کی عبادت کرتا۔

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ يَوْمًا

فَأُخْبِرُهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيبُ

یعنی ہائے کاش! میری جوانی کبھی پلٹ کر آتی، تو میں اُس کو بتاتا کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔

پھر ایک آہ سرد دل پر دُر دے کھینچی اور کہا: افسوس صد افسوس! میں اپنی جوانی کی دولت اُٹا بیٹھا، لیکن! ”اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔“ میں

نے جوانی کی ناقدری کی، اُس وقت نیکی کی نہ آخرت کی کوئی تیاری کی اور یونہی میری جوانی

فَإِن مِّن مَّصْلُوفٍ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَالْحَمْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَكُنَّ أَهْلُ الْوَعْدِ وَهُمْ لَا يَخْلِفُونَ (سجۃ)

غفلت کے بستر پر سوتے گزر گئی۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی لاج آئی نہ ذڑوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے

(حدائق بخشش)

اب جبکہ بڑھاپا طاری ہو گیا، تو سخت کمزور اور جسم لاغر ہو گیا، کثرتِ عبادت کا شوق تو پیدا ہوا لیکن بڑھاپے کے سبب حوصلہ ساتھ چھوڑ گیا۔

پھر وہ ضعیف العمر شخص اُس نوجوان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگا:
بیٹا! اللہ عزَّوجلَّ کے فضل و احسان سے تم ابھی نوجوان ہو، اس سے فائدہ اٹھا لو، عبادت پر کمر بستہ ہو جاؤ، کمر جھکنے سے پہلے رب تعالیٰ کے حضور سر کو جھکا لو، ورنہ بڑھاپے میں میری طرح کمر جھکائے جوانی کو تلاش کرتے پھرو گے لیکن حسرت و ندامت کے سوا کچھ نہ ملے گا۔
کفِ افسوس ملتے رہو گے لیکن ہاتھ کچھ نہ آئے گا اور حالات کا کچھ اس طرح سے سامنا ہو گا: ”بچپن کھیل میں کھویا، جوانی نیند بھر سویا، بڑھاپا دیکھ کر رویا۔“

اس مُہِفّانہ اور ناصحانہ اندازِ گفتگو اور انفرادی کوشش کے مدنی پھولوں کی خوشبو نے اُس نوجوان کے دل و دماغ کو معطر اور اُسے بے حد مُتاثّر کیا۔ تھوڑی دیر پہلے اُس بوڑھے پر طنز کے تیر چلانے والا نوجوان انفرادی کوشش سے مُتاثّر ہو کر اب اُسی بوڑھے کے سامنے آئندہ کے لیے جوانی کی قدر اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کرنے کا عہد و پیمان کر رہا تھا۔

فَإِنَّمَا مَصْطَفَىٰ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي رَدَّ رُوحَ الْوَلَدِ إِلَىٰ رُوحِهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ (قرآن)

شہزادہ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ”سامانِ بخشش“ میں جوانی کی قدروانی کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

ریاضت کے یہی دن ہیں، بڑھاپے میں کہاں ہمت

جو کچھ کرنا ہو اب کر لو، ابھی ٹوٹی جوانی تم ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اینٹ کے جواب میں پھول بیٹھیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ پُر حکمت حکایت اپنے دامن میں عبرت و نصیحت کے بیش بہا مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔ اُن میں سے ایک مدنی پھول یہ ہے کہ اگر کوئی آپ سے تنقیدی لہجہ یا طنزیہ رویہ اپنائے تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے صبر و تحمل سے کام لیجئے۔ موقع کی مناسبت سے احسن انداز میں سمجھانے کی کوشش اور ہر پلے کانٹوں کے جواب میں مدنی پھول بیٹھ کرنے کی روش اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مدنی نجات سے سرفراز کرے گی بلکہ اس مدنی مقصد کی راہ میں آسانیاں پیدا کر کے مدنی انقلاب برپا کر دے گی کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

تو پیچھے نہ ہٹنا کبھی اے پیارے مبلغ

شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فَإِن مِّن مَّصْلُوفٍ فَلْيُغْلِبْهُ يَدُ اللَّهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (سورۃ النور)

نیکی کی دعوت عام کیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ مسلمانوں کو سمجھانے اور ”نیکی کی دعوت“ عام کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اس میں اپنی اور دیگر اسلامی بھائیوں کی دینی و دنیوی بھلائیاں پوشیدہ ہیں، جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الذریت، آیت نمبر 55 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ إِذْ تَنْفَعُ
الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا
مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

مجھے تم ایسی دو ہمت آقا
دو سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت
نبی رحمت، شفیع اُمت
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مناہِ وقت کی قدر کیجئے

اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ وقت کی ناقذری بالآخر ندامت لاتی ہے، خصوصاً ایامِ جوانی میں بے فکری، لاپرواہی اور ان حسین لمحات کی بے قدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ جن کی جوانی کا سفر گناہوں کی تاریکیوں میں گزرتا ہے جب وہ بڑھاپے کے عالم میں نیکیوں کی روشنیوں کی طرف رُخ موڑتے ہیں تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے اور اُس وقت آدمی کچھ کرنا بھی چاہے تو جسم و اعضاء کی کمزوری اور صحت کی خرابی حوصلے

6

فہمّانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے پاس یہ آکر ہوا اس نے بھی دُورِ غربت و محاسن نے جھکی۔ (مولانا)

نسیانِ قرآن اور نوجوان

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دماغی اور جسمانی صلاحیتوں سے صحیح معنوں میں جوانی ہی میں کام لیا جاسکتا ہے، علم دین حاصل کرنے اور مطالعہ کرنے کی عمر بھی جوانی ہی ہے، بڑھاپے میں تو بارہا عقل و فہم کی قوتیں بیکار ہو کر رہ جاتی ہیں، غور و فکر کی صلاحیتیں ماند (ہلکی، کمزور) پڑ جاتی ہیں، یادداشت کا خزانہ خالی ہو جاتا ہے، دماغ خلل کا شکار ہونے کے سبب انسان بچوں کی سی حرکتیں کرنے لگ جاتا ہے اور اُس سے بعض اوقات ایسی مُضحکہ خیز حرکات کا صدور ہوتا ہے کہ بے اختیار ہنسی آجائے۔ لیکن خوشخبری ہے اُس نوجوان کے لئے جو تلاوتِ قرآن کا عادی ہے کہ اگر ایسے نوجوان کو بڑھاپا آیا تو وہ ان آزمائشوں اور آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ جیسا کہ مفسرِ شہید، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نقل فرماتے ہیں: ”حضرت سپردنا علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو مسلمان تلاوتِ قرآن کا عادی ہو، اُس پر ان شاء اللہ عزّوجلّ یہ (یعنی جوانی میں حاصل کئے گئے علم کو بڑھاپے میں بھولنے کی) حالت طاری نہ ہوگی۔“ (نور العرفان، پ ۱۷، الحج، تحت الآیہ: ۵)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تو الہی! بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی کی عبادت بڑھاپے میں سببِ عاقبت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت سے پتا چلا کہ تلاوتِ قرآن کرنے والا

فَوقَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نوجوان اگر بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچ گیا تو قرآن کی تلاوت کی برکت سے اُس حالت میں نسیان (یعنی بھول جانے) کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ یہ منظر تو عام ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ اکثر بوڑھے پڑیاں (یعنی بے ہودہ گوئی) و نسیان (بھول جانے) کے مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں، لیکن بعض خوش نصیب ایسے بھی ہیں جو اگرچہ بڑھاپے کی منزل سے ہم کنار ہیں، لیکن پھر بھی علمی جلالَت اور ذہنی قوت کی ایسی شان و شوکت کہ دیکھنے والے کو دُرُطہ حیرت (یعنی انتہائی حیرت) میں ڈال دیں، ان ساری عظمتوں کا ایک سبب جوانی کی عبادت اور قرآن پاک کی تلاوت ہے۔

مدرسة المدینہ بالغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! جوانوں میں عبادت و ریاضت کا ذوق و شوق بڑھانے اور تعلیم قرآن کو عام کرنے کے لئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی بھرپور کوششیں قابلِ ستائش ہیں۔ جن میں سے ایک ”مدرسة المدینہ بالغان“ بھی ہے، دنیا بھر میں مختلف مقامات اور مساجد میں عموماً بعد نمازِ عشاء ہزار ہا مدرستہ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں اسلامی بھائی صحیح خارج سے، حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے، دُعا ئیں یاد کرتے، نمازیں دُرُست کرتے اور سنتوں کی تعلیم مُفت حاصل کرتے ہیں۔“

فَإِنَّمَا يُصِطِّفُ عَلَى اللَّهِ عَدْلًا وَرَأْفَةً وَرَحْمَةً وَهُوَ شَرِيفٌ يَهْدِيكُمْ إِلَى قِيَامَتِ كَدِّكُمْ لَكُمْ كَدِّكُمْ (ابن ماجہ)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

مدرسۃ المدینہ بالغات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت قرآن پاک کی تعلیم

(حفظ و ناظرہ) کو عام کرنے کے لئے اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ بالغان کے ساتھ ساتھ

بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کے مدرسۃ المدینہ بالغات کی بھی ترکیب ہے، جس میں ہزاروں

اسلامی بہنیں قرآن پاک کی مفت تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ان مدارس میں اسلامی بہنیں ہی

اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں، اس کے علاوہ اندرون و بیرون ملک لاکھوں مدارس بنام ”مدرسۃ

المدینہ“ قائم ہیں۔ پاکستان میں (رجب المرجب ۱۴۳۵ھ تک) کم و بیش 2064 مدارس قائم

ہیں، جن میں تقریباً 101410 مدنی مائیں اور مدنی مائیں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی

جارہی ہے۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا، پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول سے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دینا

دعوتِ اسلامی کے شعبے ”مدرسۃ المدینہ برائے بالغان“ نے ایک نوجوان

فَہَمَّ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کَیْسَ ہر اُکْرَمُوْا اُوْا اِسْ لَے کُھ رُو رُو پَک تَہ جَاہَاں تَے قُصَد کَا رَہ تَہ مَیوْ دِلہ (معاذی اللہ)

کے لئے قرآن سیکھنا، اخلاقیات سنوارنا، عبادات میں دل لگانا بلکہ یوں سمجھئے کہ آخرت کا سامان کرنا آسان کر دیا ہے۔ جیسا کہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُب ہے:

”میرے گناہ بہت زیادہ تھے۔ جن میں مَعَاذَ اللہ V.C.R. کی لیڈ (Lead) سپلائی کرنا، راتوں کو اوباش لڑکوں کے ساتھ گھومنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، ورائٹی پروگرامز (Variety programs) میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! باب المدینہ کراچی کے علاقے ”نیا آباد“ کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل انفرادی کوشش کی برکت سے علاقے کے مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔“

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۴۷)

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد محبت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



جلیلُ القدر رہا بھی حضرت سیدنا عمر و بن مینون اَوْ دِی رَحِمَی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو

فَوَاقِنِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ جو روزِ راک کی کثرت کر کے ملکِ قہارِ محمدِ روزِ راک پہنچا ہمارے لئے پاکیزگی کا امٹ ہے۔ (ابوعلیٰ)

نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ (چیزوں) کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: ”بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقیری سے پہلے امیری کو، مصروفیت سے پہلے فرصت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔“

(مَشْكَاتُ الْمَثَابِیح، کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲۴۵/۲، حدیث: ۵۱۷۴)

مشہور صوفی شاعر حضرت سیدنا شیخ مُصلِح الدین سعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ

الْہَادِی فرماتے ہیں:

كُنُوْنتَ كَہْ دَسْتِ خَارِی بُكُنْ

دِگَر کی بَر آری تُو دَسْتُ اَزْ كَفَنْ

(بوستانِ سعدی، باب اوّل، درعدل و تدبیر و رای، ص ۴۸)

(یعنی اے غافلِ شخص! اب جبکہ تیرے صحت و ہمت والے ہاتھ گمشاد ہیں تو ان ہاتھوں سے کوئی کام کر لے، کل جب یہ کفن میں بندھ جائیں تو پھر گھلنا کہاں نصیب!)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی کی قدر کیجئے

جوانی کے متعلق حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَمِی کے تحریر کردہ کلام

کا خلاصہ ہے: ”جوانی کھیل گود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اعضاء بے کار ہو جائیں، کثرت

عبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو کرنا ہے جوانی میں کر لو کہ جوانِ صالح کا بہت بڑا درجہ

فَوَاقِنِ صُطْفٰی طَرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی رَاسِہٖ وَسَلَّمْ جِسْمِ کَے ہاں پر اُکڑا ہوا دھنچکا راز اور طرے نہ پڑے (دو لوگ جس سے کوئی جی نہیں ہے سدا نہ)

ہے۔ لہذا صحت، جوانی، مالداری اور زندگی کو رائیگاں (یعنی ضائع) نہ جانے دو، اس میں نیک اعمال کر لو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ میاں محمد بخش رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں:

سدانہ حُسنِ جوانی ر ہندی، سدانہ صحبتِ یاراں

سدانہ بلبلِ باناں بولے، سدانہ باغِ بہاراں

یعنی یہ حسین جوانی ہمیشہ سلامت نہیں رہتی اور نہ ہی دوست و احباب کی صحبتیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔
باغ میں روزانہ چچھانے والی بلبلیں اور باغ کی بہاریں بھی سدا رہنے والی نہیں۔

(مزاۃ المفاتیح، ۱۶/۷، بتصرف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بوقتِ رحلتِ حضرت امیر معاویہ کا فرمان

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جب وقتِ وصال قریب آیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”مجھے بٹھاؤ۔“ جب بٹھایا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دُکُورِ اللّٰہِ اور تسبیح میں مشغول ہو گئے۔ پھر روتے ہوئے اپنے آپ کو مخاطب کر کے (بطور عاجزی) فرمانے لگے: ”اے معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اب بڑھاپے اور کمزوری کے وقت اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر یاد آیا، اُس وقت کیا تاجِ جوانی کی شاخ تر و تازہ تھی۔“

(لُبَابُ الْاَخْبَاء، الباب الرابعون فی ذکر الموت وما بعدہ، ص ۳۵۲، مختصراً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جہاں تک ہو سکے روز و رات نماز پڑھو اور وہ جگہ تک پہنچا ہے۔ (عربی)

بزرگوں کی عاجزی ہمارے لئے رہنمائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلامُ کس قدر نیکیوں کے قدردان اور عاجزی کے پیکر تھے کہ محبوب رب اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طویل القدر صحابی ہونے اور ساری زندگی نیکیوں میں بسر کرنے کے باوجود حسرت ہے کہ کاش! کثرتِ عبادت و ریاضت کی مزید سعادت نصیب ہو جاتی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس عاجزی میں ہمارے لئے رہنمائی ہے کہ اے جوانو! جوانی بہت بڑی نعمت ہے، اس کی قدر کرو، اسے فضولیات میں مت گزارو ورنہ جب ہوش آئے گا تو اُس وقت تیر کمان سے نکل چکا ہوگا اور کمان سے نکلے تیر واپس نہیں آیا کرتے۔

عَافِلٌ مِّنْ شَیْءٍ نَّهْ وَفَتٌ بَازِی سَت

وَفَتٌ هُنَّ رَاسَتٌ وَكَازَ سَازِی سَت

یعنی اے نو جوان! غافل نہ بیٹھ، یہ فرصت و غفلت کا وقت نہیں بلکہ ہنر سیکھنے اور کام کاج کرنے کا وقت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

عبادت کی برکت سے بڑھاپے میں بھی جوان

حضرت علامہ ابن رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی جوانی میں عبادت کے متعلق فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ عزَّ وَّجَل کو اس وقت یاد رکھا جب وہ جوان اور توانا تھا، اللہ عزَّ وَّجَل اُس کا اُس وقت خیال رکھے گا جب وہ بوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اسے بڑھاپے

فَإِنَّمَا فَصَّلَ فِيهِ لَعَلَّ الْغَافِلِينَ (مذہب اسلامی)

میں بھی اچھی قوتِ سماعت، بصارت، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت ابو الطیب طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذہنی و جسمانی لحاظ سے تندرست اور توانا تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے صحت کا راز پوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صلاحیتوں کو گناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ عزوجل نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے برعکس حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لوگوں سے ناگ رہا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عزوجل (کے حقوق) کو ضائع کیا تو اللہ عزوجل نے بڑھاپے میں اس (کی قوت) کو ضائع فرمادیا۔“ (مجموعہ رسائل ابن رجب، ۱۰۰/۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جوانی کی محنت بڑھاپے میں سہولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشخبری ہے اُس صالح جوان کے لئے جس کی جوانی اللہ عزوجل کی عبادت میں گزری اور عبادت کرتے کرتے بڑھاپے کی منزل آگئی اور بڑھاپا بھی ایسا کہ ذوقِ عبادت تو ہے لیکن صحت و ہمت ساتھ نہیں دے رہی، تو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اُسے اس لاچاری کے عالم میں بھی صحت و جوانی میں کی ہوئی عبادتوں جتنا ثواب ملتا رہے گا پُناہِ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب بندہ (حالتِ اسلام میں) نکلیں کرتے ہوئے عمر کے آخری حصے میں پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں

برابر نیکیاں ثبت (تحریر) فرماتا رہتا ہے جو وہ اپنی صحت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔“

صالح جوان کے لئے بڑھاپے میں انعام

رَسَمَ اسْتُ كِه مَالِکَانَ تَحْرِیرِ آزاد کُنْدَ بَنْدَهُ پیر

(مرآة المناجیح، ۸۹/۷)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

فَوَاقِنِ صُغُلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْزِينًا وَشَرَفًا ۖ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبِيحٌ لِّمَن ذُكِرَ بِهٖ كُفْرًا (عبداللہ)

اللہ کا محبوب بندہ

حدیث قدسی ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ نواک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میری تقدیر پر ایمان لانے والا، میرے لکھے پر راضی رہنے والا، میرے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا اور میری رضا کی خاطر اپنی نفسانی شہوات کو ترک کرنے والا فوجوان میری بارگاہ میں میرے بعض فرشتوں کی مانند ہے۔“

(جَنُغُ الْجَوَامِع، ۲۷۶/۹، حدیث: ۲۸۷۱۴)

واقعی! اگر انسان اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا مُطِيع و فرمانبردار اور اُس کے محبوبِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سچا غلام بن جائے تو وہ فرشتوں کی مانند بلکہ بعض فرشتوں سے بھی افضل ہو جاتا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

فرشتوں سے افضل کون؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے ”ہمارے رسول ملائکہ کے رسولوں سے افضل ہیں اور ملائکہ کے رسول ہمارے اولیاء سے افضل ہیں اور ہمارے اولیاء عوامِ ملائکہ یعنی غیر رُسل سے افضل ہیں۔ فساق و فجار ملائکہ سے کسی طرح افضل نہیں ہو سکتے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ۳۹۱/۲۹، النبراس، ۵۹۵)

فہرستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱، ص ۵۰ (روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیج رہا ہوں جس کا نام محمد ہے۔)

برکت سے کثیر نو جوانِ اسلامی بھائی دنیوی رنگینیوں اور جوانی کی غفلتِ شعار یوں سے منہ موڑ کر راہِ خدا کے لئے وقف ہو گئے۔ اسے دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں ”وقفِ مدینہ“ کہا جاتا ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفارا! مدینے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین زندگی کا راز

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے مدنی التجا ہے کہ اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر اور زندگی کے لمحات کو قیمتی بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی عبادت پر کمر بستہ ہو جائیے کہ بہترین زندگی کا راز اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی عبادت و اطاعت میں مُضمَر (یعنی پوشیدہ) ہے۔ جیسا کہ مُفسِّر شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْمَنَّا فرماتے ہیں: ”زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے، بہترین زندگی وہ ہے جو ربِّ تبارک و تعالیٰ کے لئے وقف ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے صدقات کا خصوصی عِلْم دیا جو اپنی زندگی اللہ (عزَّ وَّجَلَّ) کے لئے وقف کر چکے۔“

(تفسیر نعیمی، ۱۳۴/۳، ملاحظہ)

اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عزَّ وَّجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری

فَإِنَّ مُصْطَفَى اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَأْتِي مَنْ شَرَّ مِنْهُ قَرِيبَةً وَهُوَ كَأَنَّ فِي بَاشِئِهِ خَيْرٌ مِنْ رِجَالِهِ وَكَأَنَّ فِي رِجَالِهِ خَيْرٌ مِنْ رِجَالِهِ

بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تضائق ہے، مگر اس شوق کا اللہ والی ہے

جوان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے (حدائق بخشش)

ستر صدیقین کا ثواب پانے والا

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے لو جو ان سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے تیرے لئے ستر صدیقوں کے برابر ثواب ہے۔ (الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادة الشاب الخ، ص ۷۸ مختصراً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا حقیقی بندہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خوبرو کو جو ان کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حسن و جمال کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت میں صرف کر دیا ہو، اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فخر کرتا اور ارشاد فرماتا ہے: ”یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔“ (الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادة الشاب الخ، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فَوَاقِنْ صُطْفٰی مَلِكًا تَعْلٰی عِلْمًا وَكَلِمًا يَدْعُوْهُ اِلٰی اللّٰهِ اِنْ رَدِيْتَ عَنْهُ اِنْ كَانَ مَعَهُ اَمَلٌ اَوْ لَا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے خوش بخت ہیں وہ نوجوان جنہیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں محبوبیت کا شرف حاصل ہو جائے، جن کی جوانی اللہ عزوجل کی اطاعت میں گزری، باوجود قدرت کے جن کا دامن نفس کی چالوں اور شیطان کے جالوں میں نہ الجھا اور جن پر خوفِ خدا کا غلبہ رہا، اُن خوش نصیبوں کے لئے ذکر کردہ روایت مبارکہ مژدہ جاں فرما ہے اور ایسا نوجوان معاشرے میں بھی مقام و مرتبہ اور عزت و عظمت کا حامل ہے۔

وہی جوان ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شاب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

باحیا نوجوان

جوانی کی بہاروں کو مدینے کی خوشبوؤں سے معطر کرنے، عالمِ شباب کو گناہوں کے داغ دھبوں سے بچانے اور شرم و حیا کا پیکر بننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے سنٹوں بھرا بیان بنام ”باحیا نوجوان“ کا کیسٹ ہدیہ حاصل کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس بیان کا 64 صفحات پر مشتمل رسالہ بھی مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ مل سکتا ہے۔ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی تحفہ پیش کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کثیر برکتوں کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

جوانوں کو بے راہروی و سستی کی روش چھوڑنے، اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام

کی پیروی میں دین و ملت کی خدمت کرنے اور دینِ اسلام کو ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کا

فہرست مضامین: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب جوان رہے؟ کثرت سے روئے صوم کی تہہ دار وہ کچھ بچش لایا کرتا ہے۔ (عمرانی)

ذریعہ سمجھنے کا ذہن دیتے ہوئے شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ترے صوفے ہیں افروغی، ترے قالیں ہیں ایرانی
لبو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی
امارت کیا، ٹھکڑو ٹخرو وی بھی ہو تو کیا حاصل
نہ زور حیدری تجھ میں، نہ استغنائے سلمانی
نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیب حاضر کی تجلی میں
کہ پایا میں نے استغنا میں معراج مسلمانی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جوانی نعمت خداوندی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جوانی اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے جسے یہ نعمت ملے اُسے اس کی قدر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وقت عبادت و اطاعت میں گزارنا چاہئے، وقت کے انمول ہیروں کو نفع رسانیوں کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الخائن نقل فرماتے ہیں: ”جوانی کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وقت جوانی ہے۔ شعر

کر جوانی میں عبادت، کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی
وقت کی قدر کرو، اسے غنیمت جانو۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔“ (مرآۃ النایح، ۱۶۷/۳) اور
خصوصاً ایام جوانی کے اوقات کی قدر دانی بہت ضروری ہے کیونکہ جوانی میں انسان کے
اعضاء مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے احکام و عبادات کی بجا آوری، تندرستی

فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَهُ بِأَكْبَرِ رُوحٍ سَابِقِ الْمَلَكِ كَيْفَ يَكُونُ الْوَارِثُ كَيْفَ يَكُونُ الْوَارِثُ كَيْفَ يَكُونُ الْوَارِثُ كَيْفَ يَكُونُ الْوَارِثُ

اور بڑی خوش اُسلوبی کے ساتھ ممکن ہوتی ہے، بڑھاپے میں پھر یہ بہاریں کہاں نصیب! اُس وقت تو مسجد تک جانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدت کو برداشت کرنے کی ہمت بھی نہیں رہتی، نفل تو کجا فرض روزے پورے کرنا بھی بھاری پڑ جاتے ہیں اور ویسے بھی جوانی کی عبادت امتیازی حیثیت رکھتی ہے جیسا کہ

عبادت گزار جوان کی فضیلت

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، نبی کریم، رُؤْفٌ رَحِيمٌ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ کا ارشاد عظیم ہے: ”صبح کے وقت عبادت کرنے والے نو جوان کو بڑھاپے میں عبادت کرنے والے بوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرْسَلِينَ (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) کو تمام لوگوں پر۔“ (جمع الجوامع، ۲۳۵/۵، حدیث: ۱۴۷۶۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ عبادت گزار جوان یقیناً خوش بخت ہے، اُس کے لئے بہت ساری فضیلتوں اور سعادتوں کی نوید (یعنی خوشخبری) ہے، لیکن اس طرح کی روایات سے کوئی یہ مطلب اخذ نہ کرے کہ بوڑھے تو کسی کھاتے میں ہی نہیں۔ میرے پیارے اسلامی بھائیو! ایسا نہیں، یاد رکھئے! یہ اسلامی معاشرے کی انفرادیت و خصوصیت ہے کہ وہ بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی بلند یوں سے ہم کنار کرتا ہے، اسلام میں بوڑھوں کو بوجہ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی ادارے میں ”جمع“ کروا

کے فضائل

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فَإِنْ مَضَىٰ فَصَرَفْهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ (اور اس کے بعد)

لہذا ضعیف العمر اسلامی بھائی بھی دل چھوٹا نہ کریں اور مایوسی کی کالی گٹھا اپنے

اوپر طاری نہ ہونے دیں کہ ”جب جاگے ہوا سویرا۔“

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی

یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا، موت جس دم آگئی

اگر سفرِ حیات کے کسی بھی موڑ پر شعور بیدار ہو جائے تو بھی مایوس نہ ہوں بلکہ اُسے

غنیمت تصور کیجئے اور صبحِ زندگی کی شام ہونے سے پہلے پہلے آہِ وزاری اور تقویٰ و پرہیزگاری

کے ذریعے اللہ عزوجل کو راضی کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو جائیے اور اُمید و نیم (یعنی

اُمید و خوف) کے ملے جلے جذبات کے سہارے، دامنِ پَسارے (پھیلائے)، اللہ عزوجل کی

بارگاہ کی طرف رجوع کیجئے، اِس آیت اُمید افزا ”لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ“ (ترجمہ

کنز الایمان: اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ (پ ۲۴، الزمر: ۵۳)) کو پیش نظر رکھئے، اِن

شَاءَ اللَّهُ عزوجل نا اُمید و خالی دامن نہیں بلکہ مغفرتوں اور بخششوں کی دولتِ لازوال سے

مالا مال ہو کر پلٹیں گے۔

نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ عِلْم و عرفاں ہے

اُمید مردِ مؤمن ہے خدا کے راز دانوں میں

اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ عُمر کے کسی بھی حصے میں خواہ بڑھاپے میں ہی سہی،

فَإِنَّمَا مَصْطَلَفُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ جِسَّیْ لَیْسَ بِمَحْمُودٍ اِلَّا بِسَبَابِ رُؤُوسِہٖ عَلَیْہِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِسْمُہٗ فِیْہِ مَحْمُودٌ

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنا خوش بختوں کا حصہ ہے ورنہ فی زمانہ کئی حضرات بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے کے باوجود مختلف قسم کے کھیلوں اور دیگر حرام کاموں میں سامان لذت تلاش کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ جوانی تو پہلے ہی غفلت میں برباد کر دی، بڑھاپے میں بھی توفیق خیر نہ ملی، تو اب زندگی کے اور کون سے لحاظ ایسے ملیں گے کہ جن میں آخرت کی تیاری ممکن ہو سکے؟

کرنہ پیری میں تو غفلت اختیار زندگی کا اب نہیں کچھ اعتبار
حلق پر ہے موت کے خنجر کی دھار کربس اب اپنے کمر دوں میں شمار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی جوانی کی قدر کرنی چاہئے ورنہ بڑھاپے میں بعض اوقات پچھتاوے کے سائے پریشان کرتے ہیں اور اُس وقت کچھ بن نہیں پڑتا، بندہ کچھ کرنا چاہتا ہے لیکن حوصلہ ساتھ نہیں دیتا، جوانی کو یاد کرتا ہے لیکن جوانی نے تو واپس آنا نہیں اور بڑھاپے سے اُکتاتا ہے مگر اُس نے بھی جانا نہیں اور نہ اُس وقت پچھتانے کا کوئی

فائدہ ہے۔

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

طرح نوازتا ہے چٹانچہ

صالح نوجوان کو ملنے والا انعام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 56 صفحات پر مشتمل رسالے ”کراماتِ فاروقِ اعظم“ صفحہ 24 پر ہے: مُشیرِ رسول، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ ایک صالح (یعنی پرہیزگار) نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فلاں!! اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلَيْسَ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَئِلُنَ ﴿٣٦﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے رب کے حضور

(پ ۲۷، الزَّحٰن: ۲۶) کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لیے دو جہنمیں ہیں۔

اے نوجوان! بتا! تیرا قبُور میں کیا حال ہے؟ اُس صالح (باعمل) نوجوان نے

قبر کے اندر سے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام لے کر پکارا اور باوازِ بلند و مرتبہ جواب دیا: ”قَدْ“

أَعْطَانِيهِمَا رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ يَعْنِي مِيرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ نے یہ دونوں جنتیں مجھے

فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَحَ كَيْدَ غَاكٍ وَأَوْرَعَهُ نَجْوَىٰ قَوْمٍ وَأَوْرَأَكَ عَرَضَ نَحْوِ (عَلِيٍّ)

عطا فرمادی ہیں۔“ (تاریخ مدینہ دمشق، ۴۵۰/۴۵۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

سُبْحَنَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! اس واقعے سے پتا چلا کہ جو شخص نیکوں بھری زندگی گزارے گا اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزاں و ترساں رہے گا، وہ اللہ عزوجل کی رحمتِ کاملہ سے دو جنتوں کا مستحق ٹھہرے گا۔ لہذا جوانی کو نیکی و پرہیزگاری میں صرف کیجئے، خواہشاتِ نفسانی کی پیروی سے بچئے، ابھی سے سنبھل جائیے! یاد رکھئے! یہ سنسن و جوانی دولتِ فانی ہے اور اس پر غرور و تکبرِ حماقت و نادانی ہے۔

دھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے تُو بجالے چاہے جتنا چارون کا ساز ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

تَوُبُّوا إِلَى اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب دو عابد و خائفِ نو جوانوں کے حیرت انگیز واقعات ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ یا خدا عزوجل سے ولوں کو آباد کرنے والوں کو کیسی کرامات سے نوازا جاتا ہے چنانچہ

بِاحْرَامَتِ نَوَجْوَانِ

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ العفا فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے

فَإِن مِّن مَّصَافِي عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَدَّيْنِ رَحْمَةً وَوَيْفَاكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنِّي بِمُؤْتَمِنِينَ نَزَلَ فَرَمَاتِي عَلَى الْعَرَبِ

دوران مجھے سخت پیاس لگی تو میں پانی کی تلاش میں ایک وادی کی جانب چل پڑا۔ اچانک میں نے ایک خوفناک آواز سنی، تو سوچا: شاید! کوئی درندہ ہے جو میری طرف آرہا ہے۔ چٹانچے میں بھاگنے ہی والا تھا کہ پہاڑوں سے کسی نے مجھے پکار کر کہا: ”اے انسان! ایسا کوئی معاملہ نہیں جس طرح تم سمجھ رہے ہو، یہ تو اللہ عزوجل کا ایک ولی ہے جس نے شدتِ حسرت سے ایک لمبی سانس لی تو اُس کی آواز بلند ہوگئی۔“ جب میں اپنے راستے کی جانب واپس پلٹا تو ایک نوجوان کو عبادت میں مشغول پایا۔ میں نے اُسے سلام کیا اور اپنی پیاس کا بتایا تو اُس نے کہا: ”اے مالک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اتنی بڑی سلطنت میں تجھے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔“ پھر وہ چٹان کی طرف گیا اور اُسے ٹھوکر مار کر کہنے لگا: ”اُس ذات کی قدرت سے ہمیں پانی سے سیراب کر جو بوسیدہ ہڈیوں کو بھی زندہ فرمانے پر قادر ہے۔“ اچانک چٹان سے پانی ایسے بہنے لگا جیسے چشمے سے بہتا ہے۔ میں نے جی بھر کر پینے کے بعد عرض کی: ”مجھے ایسی چیز کی نصیحت فرمائیے جس سے مجھے نفع ہوتا رہے۔“ تو اُس نے فرمایا: ”تہائی میں اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہو جائیے، وہ (رب عزوجل) آپ کو جنگلات میں پانی سے سیراب کر دے گا۔“ اتنا کہہ کر وہ اپنے راستے پر چلا گیا۔

(الروض الفائق، ص ١٦٦، بتصرف)

ہی اے کاش! گزرے سدا یا اِلبی

میری زندگی بس تیری بندگی میں

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

صالح و خائف نوجوان

www.dawateislami.net

فَوَاقِنْ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اُس نے جو کچھ دشمنوں سے روکا وہ پاک و پاکیزہ قیامت کے دن بھی فیاض ثواب کا باعث بنے گا۔ (امام)

فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ يَسْرُوكَ فِي الْقِيَامَةِ اَنْ تَرَاهُ

یعنی ہر لکھنے والا ایک دن قبر میں جا ملے گا مگر اُس کی تحریر ہمیشہ باقی رہے گی اس لئے اپنے ہاتھ سے ایسی بات لکھو جسے دیکھ کر بروز قیامت تمہیں خوشی ملے۔

حضرت سیدنا ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ میرا نوشتہ (تحریر) پڑھ کر اُس جوانِ صالح نے ایک چیخ ماری اور اپنی جان جانِ آفریں کے سہرہ کر دی۔ میں نے سوچا کہ اس کی تجنیز و تکفین کا انتظام کر دوں مگر ہاتھ نیبی نے آواز دی: ذوالنون! اُسے رہنے دو، ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اس سے عہد کیا ہے کہ فرشتے تیری تجنیز و تکفین کریں گے۔ یس کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ باغ کے ایک گوشہ میں مصروفِ عبادت ہو گئے اور چند رکعات پڑھنے کے بعد دیکھا تو وہاں اس نو جوان کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

(روض الراحین، ص ۴۹، بتصرف)

رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں

پلا جام ایسا پلا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سایہ عرش پائے والے خوش نصیب

جوانی میں عبادت کرنے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کو مبارک ہو کہ بروز

قیامت جب سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، سایہ عرش کے علاوہ اُس جاں گزرا

فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس کے پاس میرا ذکر تھا اور اس نے مجھ پر دوشرفِ برحقاں سے جھکی۔ (میرزا)

(یعنی جان کو اذیت دینے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہ ہوگا تو اللہ عزوجل ایسے خوش قسمت نوجوان کو اپنے عرشِ پناہ گاہ کا سایہ رحمت عطا فرمائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ابوذر راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ”ان صفات کے حامل مسلمان عرش کے سائے میں ہوں گے: (۱) وہ شخص جس کی نشوونما اس حال میں ہوئی کہ اُس کی صحبت، جوانی اور قوت اللہ عزوجل کی پسند اور رضا والے کاموں میں صرف ہوئی اور (۲) وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کا ذکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔“

(مُصَنَّف ابْنِ ابی شَیْبَةَ، کتاب الزہد، کلام سلمان، ۱۷۹/۸، حدیث: ۱۲، ملقطاً)

یارب! میں تیرے خوف سے روتا رہوں اکثر

تُو اپنی محبت میں مجھے مست بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے آسلافِ کرام رحمہم اللہ السلام جوانی کی بہت قدر کرتے اور اس کی

قدر کرنے کی تلقین بھی فرماتے چنانچہ

امام فزاسی کی نصیحت

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

فَإِنَّمَا يُصِطِّفُ عَلَى اللَّهِ عَدْلًا وَرَحْمَةً وَهُوَ شَرِيفٌ يُدْعَى بِاسْمِهِ قِيَامَتِ كَدْنِ اسْمِي تَقَامَتِ كَرُونِ كَا (ابن ماجہ)

جوانوں اور توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو سمجھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”کیا تم غور نہیں کرتے کہ تم کب سے اپنے نفس سے وعدہ کر رہے ہو کہ کل عمل کروں گا، کل کروں گا اور وہ ”کل“، ”آج“ میں بدل گیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جو ”کل“ آیا اور چلا گیا وہ گذشتہ ”کل“ میں تبدیل ہو گیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم ”آج“ عمل کرنے سے عاجز ہو تو ”کل“ زیادہ عاجز ہو گے (آج کا کام کل پر چھوڑنے اور توبہ و اطاعت میں تاخیر کرنے والا) اُس آدمی کی طرح ہے کہ جو درخت کو اُکھاڑنے سے جوانی میں عاجز ہو اور اُسے دوسرے سال تک مؤخر کر دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا چلا جائے گا درخت زیادہ مضبوط اور پختہ ہوتا جائے گا اور اُکھاڑنے والا کمزور تر ہوتا جائے گا پس جو اُسے جوانی میں نہ اُکھاڑ سکا وہ بڑھاپے میں قطعاً نہ اُکھاڑ سکے گا۔“ (اختیار الغلو، ۷۲/۴)

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے

اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے (حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! امامِ غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَالِی کا یہ مبارک فرمان کس

قدرِ فکر انگیز ہے کہ جو شخص جوانی میں احکامِ شرعیہ و اطاعتِ الہیہ کی بجا آوری میں کوتاہی برتتا ہے تو اُس سے کیسے امید رکھی جاسکتی ہے کہ وہ بڑھاپے میں ان غلطیوں کا مداوا کر سکے گا کیونکہ اُس وقت تو جسم و اعضاء کمزوری کا شکار ہو چکے ہوں گے لہذا جوانی کو غنیمت جانئے

فُتْمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ کو روکا کہ نہ یہاں سے صحت کا رشتہ چھوڑ دینا (عمرانی)

اور اسی عُمر میں نفس کے بے لگام اور منہ زور گھوڑے کو لگام دے دیجئے اور توبہ کرنے میں جلدی کیجئے کہ نجانے کس وقت پیغامِ آخِل (یعنی موت کا پیغام) آجائے کیونکہ موت تو نہ جوانی کا لحاظ کرتی ہے نہ بچپن کی پرواہ۔

موت نہ دیکھے حسن و جوانی نہ یہ دیکھے بچپن خواہ ہو عمر اٹھارہ برسی یا ہو جاوے بچپن

لہذا خواہ عُمر کا کوئی بھی حصہ ہو، موت کو پیش نظر رکھئے، توبہ کرنے میں جلدی کیجئے اور جو ان تو اس پر زیادہ دھیان دے کہ جوانی کی توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت پسند ہے چنانچہ

جوانی میں توبہ کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانا، عُزِیْب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: ”اِنَّ اللہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ النَّائِبَ یعنی جوانی میں توبہ کرنے والا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔“

(کنز العمال، کتاب التوبہ، الفصل الاول فی الخ، الجزء ۴، ۸۷/۳، حدیث: ۱۰۱۸۱)

جوانی میں توبہ کرنے والا محبوب کیوں؟

مُتَلِغِ اسلام حضرت علامہ شیخ شُعَیْب حَرِیْفِیْس رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اپنے بندے سے مَحَبَّت اُس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ جوانی میں توبہ کرنے والا ہو کیونکہ نوجوان تر اور سرسبز بھنی کی طرح ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی جوانی اور ہر طرف سے شہوات و لذات سے لطف اٹھانے اور ان کی رغبت پیدا ہونے کی عمر میں توبہ کرتا ہے، اور یہ ایسا وقت

www.dawateislami.net

فَإِنِ مُصْطَلَفٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَهُوَ فِيهَا مِن مَّوَدَّعِهِمْ يَوْمَ ذَٰلِكَ فَسَوْفَ يَكُونُ مِنَ الْغَالِبِينَ (سورہ)

ایک وسوسہ اور اس کا علاج

وسوسہ: مذکورہ شعر میں توبہ واستغفار کو سنتِ انبیاء علیہم الصَّلٰوۃ والسلام کہا گیا ہے، حالانکہ توبہ تو گناہ پر کی جاتی ہے تو کیا مَعَاذَ اللہ انبیاء کرام علیہم الصَّلٰوۃ والسلام سے بھی گناہ سرزد ہو سکتے ہیں؟

علاج وسوسہ: نہیں، ہرگز نہیں، حضراتِ انبیاء کرام علیہم الصَّلٰوۃ والسلام ہر خطا و گناہ سے معصوم ہیں اور معصوم کے یہ معنی ہیں کہ انکے لئے حفظِ الہی کا وعدہ ہو چکا جس کی وجہ سے ان سے گناہ ہونا شرعاً ناممکن ہے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبار سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمُّدِ صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

(مُلخص از ”بہارِ شریعت“ جلد اول، صفحہ 38 تا 39)

وہ کمالِ کُسنِ خُصور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

یہی پھولِ خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں (عدائقِ بخشش)

انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصَّلٰوۃ والسلام سے جو توبہ واستغفار کے معمولات منقول ہیں وہ بطورِ عاجزی اور تعلیمِ اُمت کے لئے ہیں۔ اسی لئے توبہ واستغفار کو مذکورہ شعر میں انبیاء کرام علیہم الصَّلٰوۃ والسلام کی سنت کہا گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَوَاقِنْ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیر جہاں بھی سوچو پڑو وہ دیکھو کہ تمہارا رُودِ جہنم کب پہنچتا ہے۔ (ممد)

جوانوں کو نصیحت

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیِ تَحْرِیر فرماتے ہیں: حضرت منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ”اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ کو موخر اور اپنی اُمیدوں کو طویل کر دیا، موت کو بھلا دیا اور کہتے رہے کہ کل توبہ کر لیں گے، پرسوں توبہ کر لیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت میں مَلِکُ الْمَوْتِ آگئے اور وہ غافل اندھیری قبر میں جاسوئے۔ انہیں نہ مال نے، نہ غلاموں نے، نہ اولاد اور نہ ہی ماں باپ نے کوئی فائدہ دیا۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ تَرْجُمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: جس دن نہ مال
مَنْ أَقْبَىٰ لِلَّهِ يَغْلِبُ سَلِيمٌ ﴿٨٩﴾ کام آئے گا نہ بیٹے، مگر وہ جو اللہ کے
(پ ۱۹، الشعراء، آیت: ۸۸، ۸۹) حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، ص ۸۷)

شبنم روتی ہے کہ نئے رنگ جہاں کچھ بھی نہیں خندہ زن ہیں بلبلیں اور گل کا نشان کچھ بھی نہیں
چاردن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے یہ تیرا خُسن و عُبَاب اے نوجوان! کچھ بھی نہیں
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا إِلَى اللّٰہِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے، گناہوں سے بچنے، نیکیوں پر استقامت پانے اور اپنی جوانی کو مَدَنی رنگ میں رنگنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھر اسفرِ اختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پڑھیجئے اور ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروائیے۔ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں خوب شرکت کیجئے، توبہ پر استقامت پانے اور اس کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مشتمل کتاب ”توبہ کی روایات و حکایات“ کا مطالعہ کیجئے نیز ولی کامل کی صحبت پانے اور علم و حکمت کے موتی چننے کے لیے مدنی مذاکرے میں شرکت کیجئے، باب المدینہ سے باہر کے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَدَنی چینل کے ذریعے حاضری دیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مدنی جیل کیا ہے ؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 86 پر ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مُتَعَدَّد شعبے ہیں جن کے ذریعے دُنیا میں اسلام کی بہاریں

فہرست مضامین: علیہ السلام جس نے پھر روزِ جمود میں درودِ پاک، حسان کے دوسروں کے کاموں میں کے، (ج، ۱۰۰)

لٹائی جا رہی ہیں، انہیں میں ایک شعبہ ”مدنی چینل“ بھی ہے جس کے ذریعے دنیا کے کئی ممالک میں T.V. کے ذریعے گھروں کے اندر داخل ہو کر دعوتِ اسلامی اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے۔ مدنی چینل دُنیا کا واحد چینل ہے جو کہ سو فیصدی اسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہے، اس میں نہ فلمیں ڈرامے ہیں، نہ گانے باجے اور نہ عورت کی نمائش ہے، نہ ہی کسی قسم کی موسیقی۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے ذریعے کئی گفٹا دامنِ اسلام میں آچکے ہیں، بے شمار بے نمازی نمازوں کے پابند بنے ہیں اور لاتعداد افراد گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں پر عمل کرنے لگے ہیں۔ مدنی چینل کی برکتوں کا اندازہ لگانے کیلئے اس کی ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے برقی ڈاک (E.MAIL) کے ذریعے ایک ”مدنی بہار“ پیش کی، اُس کا لُب لباب یہ ہے: آج کل یہ حال ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اس بات کا اندازہ نہیں ہو پاتا کہ غیبت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے! ایک بار حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) سے باب المدینہ آئے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے چند اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں کہا: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میری بہن جو کہ انتہائی رغصیلی طبیعت کی ہے، اگر کبھی کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر ملاقات میں پہل نہیں کرتی، میری بھابھی اور بہن میں چند معاملات کی بنا پر آپس میں چپقلش ہوئی اور بہن نے بات چیت بند کر دی، حُسنِ اتفاق کہ اُسی رات دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز سو فیصدی اسلامی مدنی چینل پر ”مدنی مذاکرہ“ نشر کیا گیا جس میں غیبت کی تباہ کاریوں سے بچنے کا ذہن دیا

فَإِنَّمَا مَصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْرُورٌ وَشَرِيْفٌ مِمَّا أَلَّفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ رَحْمَتِهِ عَلَيْهِ كَمَا (ابن ماجہ)

گیا تھا۔ میری بہن نے جب وہ مدنی مذاکرہ سنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میری وہی غصیلی بہن جو بڑھ کر کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی از خود آگے بڑھی اور اُس نے میری بھابھی سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ مُعافی بھی مانگی اور دونوں میں صلح ہو گئی۔

ناچ گانوں اور فلموں سے یہ چیخیل پاک ہے مدنی چیخیل حق پیاں کرنے میں بھی بے باک ہے

مدنی چیخیل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے اور شیطان لعین رنجور ہے، مغموم ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ ہدایت، نوشتہٴ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نشانِ جنت ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“ (مشکاۃ المصابیح، ۱/۵۵۰ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”میں نے اپنی ماہرئی کے اسے جنت کی نسبت سے گھر میں آنے والے کے لئے مدنی بھول

﴿1﴾ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰہِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پر بھروسہ کیا، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت

فَإِن مِّن مَّصْلُوفٍ فَلْيُغْلِبْ عَلَيْهِ مِلَّةَ هَيْبَتِهِ لِيُخْشِيَ اللَّهُ إِنَّهُ يَكُونُ رَءُوفًا ذَكِيًّا (سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَزَّوَجَلَّ اِس دُعا کو پڑھنے کی

برکت سے سیدھی راہ پر ہیں گے، آنکھوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ غَزَّوَجَلَّ کی مدد شامل حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْجِیْعِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَلِجَنَّا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ایضاً۔ حدیث ۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللہ

غَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ غَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل

ہوئے اور اُسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ غَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دُعا پڑھنے کے بعد

گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہ رسالت علیہ التَّحِیَّۃُ وَالتَّلَاقِ میں سلام عرض کرے، اس کے بعد

سُورَةُ الْاِحْلَاصِ شریف پڑھے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَزَّوَجَلَّ روزی میں برکت اور گھریلو جھگڑوں

سے بچت ہوگی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے محارم و محرمات (مُتْلَمَّات، باپ، بھائی، بہن، بال بچے

وغیرہ) کو سلام کیجئے ﴿4﴾ اللہ غَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ کہے بغیر جو گھر میں داخل

ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر)

میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی ہم پر اور

اللہ غَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) ہر شے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (ردالمحتار، ج ۹، ص ۶۸۲) یا

اِس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی! آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رُوح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح

الشفاء للفقاری، ج ۲، ص ۱۱۸) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخل ہوں تو اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ

عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ ﴿7﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا

فہرست مضامین علی الاعمال علیہ السلام جو کچھ دیکھیں ان سے علم حاصل ہو سکتا ہے اور ان کی تعداد 50 ہے۔

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	قرآن مجید	مطبوعہ
1	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	جامع ترمذی	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
3	سنن ابی داؤد	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
4	مسند ابی یعلیٰ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
5	مصنف ابن ابی شیبہ	المجلس العلمی بیروت ۱۴۲۷ھ
6	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
7	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
8	جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
9	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
10	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
11	تاریخ مدینہ دمشق	دار الفکر بیروت 1995ء
12	رد المحتار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
13	شرح شفا	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
14	احیاء العلوم	دار صادر بیروت 2000ء
15	لباب الاحیاء	دار البیروتی 2004ء
16	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
17	مجموعہ رسائل ابن رجب	الفاروق الحدیثیہ للطباعة والنشر، القاہرہ
18	روض الریاحین	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
19	الروض الفائق	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
20	التربغیب فی فضائل الاعمال	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
21	تفسیر نعیمی	مکتبۃ اسلامیہ، مرکز الاولیاء لاہور
22	نور العرفان	پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیاء لاہور
23	مرآۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
24	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
25	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۳۹ھ
26	فیضان سنت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فہرست مضامین: علم، اطلاع، علم، اور علم، ان کی باتوں میں سے جو کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں اور جو کہ عام فہم کے لئے لکھے گئے ہیں۔

27	کرامات فاروق اعظم	ملکتیہ المدینہ باب المدینہ کراچی
28	حکایتیں اور نصیحتیں	ملکتیہ المدینہ باب المدینہ کراچی 2008ء
29	بوستان سعدی	انتشارات عالمگیر، تہران
30	حدائق بخشش	ملکتیہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
31	ذوق نعت	فضلاء الدین پبلی کیشنز 1992ء
32	وسائل بخشش مرمر	ملکتیہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ

فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
19	بہترین زندگی کا راز	1	دُرود شریف کی فضیلت
20	ستر صدیقین کا ثواب پانے والا	1	جوانی کی تلاش
20	اللہ کا حقیقی بندہ	4	ایض کے جواب میں پھول پیش کیجئے!
21	باحیا نو جوان	5	نیکی کی دعوت عام کیجئے!
22	جوانی نعمت خداوندی	5	متاع وقت کی قدر کیجئے!
23	عبادت گزار جوان کی فضیلت	6	جوانی کی تعریف
24	بڑھاپے کے فضائل	7	فیضان قرآن اور نو جوان
27	صالح نو جوان کو ملنے والا انعام	7	جوانی کی عبادت بڑھاپے میں سبب عاقبت
28	یا کرامت نو جوان	8	مدرسہ المدینہ بالغان
30	صالح و خائف نو جوان	9	مدرسہ المدینہ بالغات
31	سایہ عرش پانے والے خوش نصیب	9	مذنی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا
32	امام غزالی کی نصیحت	10	جوانی کو نعمت جاسئے!
34	جوانی میں توبہ کی فضیلت	11	جوانی کی قدر کیجئے!
34	جوانی میں توبہ کرنے والا محبوب کیوں؟	12	یوقت رحلت حضرت امیر معاویہ کا فرمان
35	جوانی میں استغفار کیجئے	13	یُزرگوں کی عاجزی ہمارے لئے رہنمائی
36	ایک وسوسہ ور اس کا علاج	13	عبادت کی برکت سے بڑھاپے میں بھی جوان
37	جوانوں کو نصیحت	14	جوانی کی محنت بڑھاپے میں سہولت
38	مذنی خچیل کیا ہے؟	15	صالح جوان کے لیے بڑھاپے میں انعام
40	گھر میں آنے جانے کے 12 مذنی پھول	16	اللہ کا محبوب بندہ
43	ماخذ و مراجع	16	فرشتوں سے افضل کون؟
		18	نو جوانانِ ملت اور دعوتِ اسلامی

سُنّت کی بہاریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّم
ماحول میں بکثرت سنتیں سمجھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی سنتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدّ فی النہاج ہے۔ حاجتِ رسول کے مَدّ فی قلوب میں بہ نیتِ ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ عینہ کے ذریعے مَدّ فی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدّ فی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے دُتے دار کو مطلع کروانے کا معمول بنالیتے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ مَدّ فی انعامات کی بزرگت سے پابہر سنت بننے لگنا ہوں سے غرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونے کا زہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہ مَدّ فی انعامات کی کوشش کے لیے ”مَدّ فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدّ فی قلوب“ میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ مَدّ فی انعامات



ISBN 978-969-631-455-4



0125162



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net